پردہ جیل نہیں، عصمت و عفت کے لیے حصار ہے

تکلّف نہیں، ایک دینی فریضہ ہے

پچھلے دنوں وزیرِ اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے پیپلز پارٹی کے ایک اجلاس کی افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ایک طرف، تو آپ انقلاب کی باتیں کرتے ہیں لیکن دوسری طرف دو دنوں تک آپ لوگوں نے خواتین کو "جیل" میں رکھا ہوا ہے۔ انھوں نے زوردار آواز میں کہا: سرداری نظام سے پہلے اس استحصال کو ختم کیجیے اور خواتین کو پردوں کی اوٹ سے باہر نکالیے، انھوں نے پردے کے پیچھے بیٹھی ہوئی خواتین کو دعوت دی کہ وہ بھی مردوں کے دوش بدوش آکر بیٹھیں، پی پی آئی کے مطابق چند ہی لمحوں میں خواتین باہر نکل آئیں اور ڈائس کے سامنے آکر بیٹھ گئیں۔ وزیرِ اعظم نے اس مرحلے پر پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر مبشر حسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ آپ اپنے کو بڑا انقلابی سمجھتے ہیں لیکن آپ خواتین کو پردے کے پیچھے سے یہاں نہیں لا سکے۔ وزیرِ اعظم نے کہا: اگر قائدِ اعظم کی ہمشیرہ مادرِ ملت فاطمہ جناح سیاست اور انتخابات میں حصہ لے سکتی تھیں، اور پاکستان کے وزیرِ اعظم کی بیوی بیگم رعنا لیاقت علی سندھ کی گورنر بن سکتی تھیں جو اب بھی اپوا کی چیئرمین ہیں اور اگر بیگم بھٹو تقریریں کر سکتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ دیگر خواتین ایسا نہیں کر سکتیں۔ انھوں نے کہا کہ مندوبین نے استحصال کے خاتمے کی باتیں کی ہیں۔ سوشلسٹ انقلاب اور سرداری نظام کے خاتمے اور مساوات کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ گو ہمیں اسلام پر ایمان ہے تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مساوات اسلام کے اصولوں میں سے ایک ہے، انھوں نے کہا اسلام نے ایک انقلاب برپا کیا ہے اور ہمیں اپنے دین کے بنیادی اصولوں پر عمل کرنا چاہیے لیکن ہمارا عمل کیا ہے؟ انھوں نے پردے کے پیچھے بیٹھی ہوئی خواتین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

آپ لوگوں نے خواتین کو دہری دیوار کے پیچھے رکھا ہوا ہے۔ پہلی دیوار برقع ہے اور دوسری دیوار وہ چلمن ہے جہاں آپ نے ان کو بٹھایا ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت۔ لاہور)

اس موضوع پر اس وقت بھی موصوف نے اظہارِ خیال فرمایا تھا جب وہ سیرت کانگرس کے مندوبین کو آخری روز کراچی میں الوداعی دعوت میں خطاب کر رہے تھے۔ (نوائے وقت)

چونکہ محترم وزیر اعظم نے پردہ کے بارے میں مندرجہ بالا خیالات کا اظہار کر کے تصویب کے لیے اسلامی اصولوں اور مساوات کا ذکر فرمایا ہے اس لیے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ کتاب و سنت کی واضح تصریحات پیش کرنے پر اکتفا کریں۔ باقی رہا مثالوں کے لیے محترمات کا ذکر تو ان کے پورے احترام کے باوجود ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ ان کی بجائے ہمارے لیے بہترین مثالیں امہات المومنین اور صحابیات رضوان اللہ علیہن اجمعین کی زندگیوں سے ہوتی چاہئیں جن کا قول و کردار اس سلسلہ میں واضح ہے۔ حکمران خواتین کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس قوم نے اپنی سیاسی باگ ڈور عورت کے ہاتھ میں تھما دی بس وہ پھر گرداب بلا سے نہ نکلی۔

لن یفلح القوم ولوا امرھم امرأۃ (بخاری)

بلکہ ایسے حال میں اسے یہ بھی زیب نہیں دیتا کہ وہ زمین پر بوجھ بن کر رہے اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ زمین کی تہوں میں جا کر وہ اپنا منہ چھپا لے۔

فبطن الارض خیر لکم من ظھرھا (ترمذی)

پردہ جو دراصل صنفِ نازک کی قابلِ احترام عصمت و عفت کے لیے ایک حصار کی حیثیت رکھتا ہے، گھر کی چار دیواری جو حِسًّا اور عرفًا "جیل" کی چار دیواری سے مماثل ہے۔ اسے ڈھا دینے کو کوئی بھی مجاہد آگے نہیں بڑھتا۔ حالانکہ وہ چار دیواری جیل کے بالکل مشابہ ہے، مگر اس کی طرف ہاتھ بڑھانا کوئی مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ "جیل" نہیں، پناہ گاہیں ہیں۔ یہی کیفیت پردہ کی ہے۔ مگر یار دوستوں نے افسوس! اس سادہ سی بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں فرمائی۔ اگر پردہ کی اوٹ اور برقع جیل ہیں تو ملک و ملت کے سرو دیوار کو بھی اڑا دینا چاہیے تھا کیونکہ یہ در و دیوار بظاہر بند کوٹھڑیاں بھی ہیں اور اپنی قوم سے بدگمانی کا ثبوت بھی کہ وہ اس کو چور باٹا کو تصور کرتے ہیں۔

یہاں پردے دو نہیں تھے ایک تھا۔ اوٹ میں تھیں تو دوسری نقاب نہیں تھی، نقاب تھی تو اوٹ نہیں تھی۔ خدا جانے موصوف کو یہ دہری دیوار کیسے دکھائی دینے لگی ہے۔

گو پردہ سبھی کچھ نہیں ہے لیکن ہمارے نزدیک بہت کچھ ضرور ہے۔ پردہ، عصمتوں اور عفتوں

کے تحفظ کے لیے ایک قدرتی حصار ہے جسے ایک بار ڈھا دینے کے بعد خواتین کو واپس لانا مشکل ہو گا، بہرحال پردہ کرا کے ان کو قرآنی تربیت کے مواقع مہیا نہیں کیے تو یہ آپ کا قصور ہے، مگر سزا ان کو دی جا رہی ہے یہ بہت بڑی بے انصافی ہے۔

پردہ تکلف نہیں ہے، ایک قرآنی فریضہ ہے، قرآن حمید کا ارشاد ہے کہ:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (احزاب ع)

اے نبی! اپنی ازواج (مطہرات) اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمائیں کہ:۔ وہ اپنی چادروں کے گھونگھٹ نکال لیا کریں۔

جلباب بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے سارا جسم ڈھانپ لیا جاتا ہے۔

وهو ثوب اكبر من الخمار والصحيح انه يستر جميع البدن (قرطبی)

آج کل دیہات میں اس جلباب کے نمونے دیکھے جا سکتے ہیں کہ خاندانی عورتیں بڑی سی چادر لپیٹ لیتی ہیں اور منہ پر بھی اسے لٹکا لیتی ہیں۔

پاکستان کی سب سے پہلی قومی اسمبلی کے معزز رکن، بانیٔ پاکستان کے دست راست اور نیشنل اسمبلی کے پہلے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳ دسمبر ۱۹۴۹ء) مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

یعنی بدن ڈھانپنے کے ساتھ چادر کا کچھ حصہ سر سے نیچے چہرہ پر بھی لٹکا لیں (سورۂ احزاب، صفحہ ۵۵۲ حاشیہ ۲)

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ (ایضاً)

جب ان سے کچھ مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو۔

علامہ عثمانی لکھتے ہیں کہ: "اس آیت میں حکم ہوا پردہ کا کہ مرد حضرت کی ازواج کے سامنے نہ جائیں، کوئی چیز مانگنی ہو تو وہ بھی پردہ کے پیچھے سے مانگیں۔" (سورۂ احزاب)

طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ:

اس (آیت کے نزول) کے بعد ازواج مطہرات بجز نسبی و رضاعی اقارب کے سب سے حجاب کرتی تھیں اور امام حسن و حسین کے سامنے بھی نہیں آتی تھیں بلکہ نابینا مردوں سے بھی پردہ کرتی تھیں۔ (کشف النقاب عن مسئلۃ الحجاب)

اس آیت کے بعد ایک صحابی بولے:

ایحجبنا محمد عن بنات عمنا۔ (درمنثور)

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چچازاد بہنوں کو بھی ہم سے پردہ کرائیں گے (ایضاً)

گویا کہ پردہ چچازاد بھائیوں سے بھی ضروری ہے۔

لیکن افسوس! محترم وزیراعظم: ان کو ادٹ سے باہر لاکر قوم سے داد چاہتے ہیں بلکہ پارٹی کے جنرل سیکرٹری کو ناکامی پر کوستے بھی ہیں؛

ع جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

فرمایا: غیر محرم کے سامنے آنکھیں نیچی رکھیں۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ .... وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (سورۂ نور ع)

معلوم ہوا کہ عورت کا مردوں کے سامنے ہونا اور مردوں کا ان کی دید سے لطف اندوز ہونا، اسلام نہیں بے دینی ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر پاک ہستی اور کون ہو سکتی ہے مگر آپ کا تعامل یہ تھا کہ کسی عورت سے چیز لیتے تو پردے کے پیچھے سے لیتے، حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ:

اومت امراءۃ من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مشکوٰۃ)

یعنی ایک صحابی خاتون نے پردے کے پیچھے سے ایک کتاب (مکتوب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑائی۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حج کے موقع پر جب لوگ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنی چادروں سے اپنے چہرے ڈھانپ لیتیں، جب گزر جاتے تو کھول لیتیں۔

فاذا حاذوبنا سدلت احدٰنا جلبابھا من وراء راسھا علی وجھھا فاذا جاوزنا کشفناہ (ابوداؤد) فیمربنا الرکب فتسدل المراۃ الثوب من فوق راسھا علی وجھھا (دارقطنی)

ایک صحابیہ اپنے شہید بیٹے کا حال معلوم کرنے کے لیے حضور کے پاس آئی تو گھونگھٹ ہوئے تھی، ایک صحابی نے کہا کہ: پوچھنے حال آئی ہو اور نقاب پوش ہو کر؟ وہ بولی: میں نے اپنے بیٹے کو کھو دیا ہے، حیا کو تو نہیں کھویا۔

فقال لھا بعض اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جئت تسألین عن ابنک وانت منتقبۃ فقالت ان اُرزأ ابنی فلن ارزأ حیائی (ابوداؤد)